رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۰۹۴

کتاب نما

جلد ۵ نمبر ۵ | مکتبہ جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی | جولائی ۱۹۳۹ء

مناظر قدرت جلد اول

از پروفیسر محمد الیاس صاحب برنی

اس میں آپ کو اوقات یعنی صبح، شام، دن، رات، برسات، اور بہار کے دلکش مناظر ملیں گے۔ مکتبہ جامعہ نے اسے خاص اہتمام سے شائع کیا ہے۔

قیمت عہ؍

جلد دوم

اس میں مقامات یعنی آسمان، زمین، پہاڑ، جنگل نیز عمارات کی صاف ستھری تصویریں ہیں

قیمت عہ؍

ناموران اسلام

از مولوی حسین حسان صاحب جامعی

مسلمانوں میں ایسے بزرگ حد و شمار سے باہر ہیں جن کے قابل فخر کارنامے اسلامی تاریخ کا زرین باب ہیں۔ جنہوں نے اپنی زندگی اپنے مذہب، اہل مذہب یا علم وفن کی خدمت کے لئے وقف کردی اور جو آنے والوں کے لئے عزم وارادہ، ہمت واستقلال، جرات و بے باکی اور قربانی و ایثار کا بہترین نمونہ چھوڑ گئے۔

اس کتاب میں ان ہی بزرگوں میں سے چند حضرات کی زندگیوں کے حالات ہیں، زبان بہت صاف وسادہ اور طرز بیان پر اثر ہے۔

کیا عجب ہے جو ان حالات کو پڑھ کر ہمارے نوجوانوں میں زندگی کی حرارت اور اپنے اور اپنی قوم کے لئے کچھ کر جانے کا ولولہ پیدا ہو۔

مکتبہ جامعہ نے خاص اہتمام سے اسے شائع کیا ہے۔

قیمت مجلد ۱۲؍

گئو دان

منشی پریم چند کا آخری ناول

مکتبہ جامعہ کی سب سے سستی کتاب

یہ ناول بھی منشی جی کے اور ناولوں کی طرح دیہات سدھار کے متعلق ہے۔ اس میں دیہات کے بے لوث، سادہ لوح اور ان پڑھ انسانوں کی زندگی کا ذکر ہے۔ یہ دیہات اور اس کی سماجی زندگی کا بہترین نقشہ ہے۔ ایک غریب دیہاتی خاندان اور گاؤں والوں کے تعلقات کو اس طرح پیش کیا ہے کہ برائیوں سے نفرت اور خوبیوں سے رغبت پیدا ہوجاتی ہے۔

قیمت مجلد ۱۲؍

مکتبہ جامعہ کی شاخیں

آپ اپنی پسند کی کتابیں مکتبہ جامعہ قرول باغ نئی دہلی کے علاوہ مندرجہ ذیل مقامات سے بھی طلب فرما سکتے ہیں

لاہور	دہلی	لکھنؤ	بمبئی
مکتبہ جامعہ لوہاری دروازہ	شاخ مکتبہ جامعہ جامع مسجد دہلی	مکتبہ جامعہ امین آباد	مکتبہ جامعہ، جے جے ہسپتال پرنس بلڈنگ

اعلان

۱- کتاب نما مصنفین اور ناشرین کا اخبار ہے۔
۲- ہر ماہ کی سولہ تاریخ کو شائع ہوتا ہے۔
۳- سالانہ چندہ آٹھ آنے (۸) ہے۔

کتاب نما

مکتبہ جامعہ ملیہ کا پنج سالہ پروگرام

اور تین لاکھ کا خرچ

مکتبہ جامعہ نے اردو زبان میں جو علمی اور ادبی خدمات انجام دی ہیں ان کا اندازہ ہماری مطبوعات سے ہو سکتا ہے اور اسی سلسلہ کو ترقی دینے کے لئے اب ہم نے ایک پنج سالہ پروگرام بھی تیار کیا ہے۔ اس کے ایک جزو (ہندوستانی تمدن میں مسلمانوں کا حصہ) کا اعلان پچھلے پرچے میں ہو چکا ہے۔ دوسرا حصہ ہم آج پیش کرتے ہیں:

1 Representative Government
MILL

2. Politics
ARISTOTLE

3. Communist Manifesto
MARX

4. Modern Political Theories
JOAD

5. Fascism
MUSSOLINI

مل کی "نمائندہ حکومت" محتاج تعارف نہیں۔ ہر ریاست کا طالب علم جانتا ہے کہ ۱۸۶۱ء میں مل کی اس کتاب نے کس قدر ہلچل ڈال دی تھی۔ اس میں جان اسٹوارٹ مل جمہوری نظام پر بحث کرتے ہوئے یہ بتلاتا ہے کہ جمہوری حکومت اسی وقت سب سے بہترین قسم کی حکومت کہلائی جا سکتی ہے جب اس کے تمام ووٹ دہندگان تعلیم یافتہ ہوں۔ آزادی اور اشتراکیت کو باہم ملانے کی جس قدر کوششیں مل نے کی ہیں شاید کسی دوسرے نے کی ہوں۔ اردو زبان میں اس کتاب کا منتقل ہو جانا ارباب سیاست اور طلباء سیاسیات کے لئے ایک نعمت آمیز اور نہایت مفید چیز ثابت ہوگی۔

ارسطو کی "سیاسیات" نامی کتاب کلاسیکل ادب کی حیثیت رکھتی ہے اور ارسطو کا یہ مایہ ناز یادگار کارنامہ ہے۔ ارسطو کے ان لیکچروں کا مجموعہ اس قدر پر مغز نکتوں اور اعلیٰ خیالات سے پر ہے کہ معلومات قدیم دور میں کہاں سے کہاں پہنچ جاتے ہیں۔ اس میں ارسطو نے افلاطون کی خیالی اشتراکیت کی بہ زور تردید نہایت شد و مد سے کی ہے۔ اس کے بعد ارسطو نے یہ بتلایا ہے کہ قوم یا حکومت کی بنیاد پہلے پہل ایک خاندان پر قائم ہوئی اور پھر یہی صورت بڑھتے بڑھتے ایک گاؤں کی شکل ہو گئی اور وہاں بعد یہی صورت بڑھ کر ایک شہر کی صورت ہو گئی جو اپنی ضروریات اور اپنی دیکھ بھال خود کر سکتا ہے۔ غرضیکہ مختصراً یہ مشہور و معروف کتاب اردو زبان کے سیاسی ذخیرہ کو بہت گراں بہا کر دے گی۔

کارل مارکس کا مشہور ۱۸۴۸ء کا مینیفیسٹو بھی محتاج تعارف نہیں ہے۔ یہی وہ منشور ہے جس نے اشتراکیت کی دنیا میں اس قدر سرگرمی اور شور پیدا کر دیا ہے اور اب بھی اشتراکیت کا ایک مقدس صحیفہ سمجھا جاتا ہے۔ کارل مارکس کے پانچ خاص نکتے مشہور ہیں (۱) اس کے نزدیک تاریخ کا تصور مادی ہے نہ کہ روحانی اور جس کی بنا پر وہ یہ کہتا ہے کہ انسان نے ترقی نہ اصل خیالات میں نہیں کی ہے بلکہ مادی ضرورتوں کے فراہم اور مہیا کرنے میں (۲) ایک نظریہ طبقہ جاتی کشمکش کا بنایا جس کے ذریعہ سے قوموں کے عروج و زوال، سلطنتوں کی کامیابی و ناکامیابی اور سماجی نظام کے مد و جزر کو ثابت کیا ہے (۳) ایک نظریہ مزدوری کی قدر و قدر زائد کا بنایا (۴) ایک مسئلہ اقتصادی پیشین گوئی کو بنایا جس کی بدولت سرمایہ داری شہنشاہیت کی تباہی پیشتر سے بتائی جاتی ہے اور اس کے بجائے غریبوں کی جنت کس طرح قائم کی جا سکتی ہے (۵) ایک ایسی اشتعالی تدبیر کا سوچنا جس کی وجہ سے ہونے والا سماجی انقلاب جلد تر ہو جائے۔ یہ پانچوں اصول کارل مارکس کے اس مشہور منشور میں ملیں گے۔

زمانہ حال کا مشہور فلاسفر مفکر اور ماہر سیاسیات جوڈ کی تازہ ترین تصنیف "موجودہ سیاسی نظریے" موجودہ زمانے کا ایک سیاسی شاہکار ہے۔ اس میں مصنف نے موجودہ تمام سیاسی نظریہ جات پر بڑی عمدہ طرح سے نظر ڈالی ہے۔ ہر نظریہ خواہ وہ اشتراکیت ہو یا اشتمالیت، فاشزم ہو یا نازی ازم سب پر سیر حاصل بحث کی ہے۔ اس کتاب کا اردو میں ترجمہ ہو جانا اردو داں پبلک کے لئے نہایت مفید اور کارآمد ثابت ہوگا۔ ہمارے یہاں اردو میں فن سیاست پر تو کافی کتابیں نکل چکی ہیں لیکن ابھی تک وہ صرف معلومات بڑھانے کے لئے ہیں۔ ایسی کتاب نہ تھی جو سیاسی تنقید کی تر سے ہو اس لئے ہمیں امید ہے کہ زمانہ حال کے اس مشہور و معروف مفکر کی دلچسپ مختصر لیکن بصیرت افروز بحثیں ہمارے سیاسی ادراک کو اور روشن کریں گی۔

اطالوی دائرۃ المعارف کا مضمون "فاشزم" بھی اپنی نوعیت اور موجودہ اہمیت کی وجہ سے کافی معروف ہے۔ اس میں مسولینی نے اپنے تمام نظریے کا نچوڑ رکھ دیا ہے۔ اور اپنے فاشزم کے نظریے کو فلسفیانہ طور پر تشریح کرنے کی کوشش کی ہے۔ وہ حضرات جو سیاسیات سے شغف رکھتے ہیں ان کو یہ مقالہ نہایت پسند خاطر ہوگا کیونکہ جنگ عظیم کے بعد کے معروف نظریہ جات میں سے ہے اور جتنا اثر اور جتنی قوت اس نے دکھلائی ہے وہ محتاج بیان نہیں ہے خصوصاً اطالیہ کی قوم کو تو اس نے اس قدر مضبوط بنا دیا ہے کہ یورپ کی دوسری حکومتیں اب اس سے کچھ کم خوف زدہ نہیں ہیں۔

مندرجہ بالا کتابیں محض اس وجہ سے اردو میں ترجمہ کی جا رہی ہیں کہ اردو داں پبلک بھی یورپ کے ان مشہور نوشتوں سے آگاہ ہو سکے جو آج کل مغربی دنیا میں اس قدر ہلچل ڈالے ہوئے ہیں یا ڈال چکے ہیں۔ امید ہے کہ آپ حضرات ہماری اس سعی کو پسندیدگی کی نظر سے دیکھیں گے اور ہمیں ہمت افزائی سے اس امر کا موقع دیتے رہیں گے کہ ہم آئندہ بھی اردو کی اسی طرح خدمت کرتے رہیں۔

"کتاب نما" کے دوسرے صفحات پر ہمارے سیاسی پروگرام کا دوسرا اعلان ہے۔ امید ہے آپ حضرات اس میں حصہ لیں گے اور اس طرح ہماری خدمت میں ہاتھ بٹانے کی کوشش کریں گے۔

کتاب نما کے آئندہ نمبر میں ہم اپنے پروگرام کی دیگر تفصیلات شائع کریں گے۔

ہندوستان کے آثار قدیمہ کا ایک باب

سنہ ۱۶۲۸ء میں شاہجہاں تخت سلطنت پر متمکن ہوا اور ۳۰ سال تک حکمراں رہا۔ تعمیر کا بے حد شوق تھا اور ذوق بھی نہایت لطیف پایا تھا۔ شہر بسایا، قلعے بنائے مسجدیں تعمیر کیں اور سب سے زیادہ اپنی چہیتی بیوی ممتاز محل کا مقبرہ بنایا جو عجوبۂ روزگار ہو گیا۔ آگرہ اور لاہور کے قلعوں میں اکبر اور جہانگیر کے زمانہ کی بہت سی عمارتیں تھیں ان سب کو توڑ کر سرے سے پھر سنگ مرمر کا بنایا۔ آگرہ کے قلعہ میں دیوان عام، دیوان خاص، خاص محل، شیش محل، مثمن برج، انگوری باغ، مچھلی بھون اور موتی مسجد شاہجہاں ہی کے تعمیر کئے ہوئے ہیں۔ اسی طرح لاہور کے قلعہ میں بارگاہ چہل ستون، مثمن برج، خوابگاہ اور نولکھا شاہجہاں ہی کے بنائے ہوئے ہیں۔ ان عمارتوں کی نفاست اور پچیکاری کی خوبصورتی کا بیان کرنا زبان سے مشکل ہے۔ آگرہ کے مثمن برج کی لطافت کو دیکھ کر کونسا بد ذوق انسان ہوگا جس کے دل اور آنکھوں کو سرور حاصل نہ ہو۔ یہی حال بی بی کے روضہ کا ہے۔ نادر شریک سے تو اس کو وینس کے ایک مہندس جرونیمو ویرونیو کے تخیل کا نتیجہ لکھ دیا۔ خدا کا شکر ہے کہ فارسی زبان میں ایسی تاریخیں موجود ہیں جن میں اس عمارت کی مفصل کیفیت اور بنانے والوں کے نام درج ہیں اور سب سے زیادہ تو خود عمارت کی ساخت ہے جو باواز بلند کہہ رہی ہے کہ میں اسی ملک کی صنعت اور کمال کا نمونہ ہوں۔ جو اصحاب فن تعمیر سے واقف ہیں ان سے کہا جا سکتا ہے کہ اس عمارت کا نقشہ بیش و کم وہی ہے جو ہمایوں اور خانخاناں کے مقبروں کا ہے۔ مینار ہم کو ہمایوں کے مقبرہ میں نظر نہیں آتے لیکن اکبر کے مقبرہ میں جو سکندرہ میں واقع ہے یہ موجود ہیں۔ تبدیلی اتنی ہے کہ دروازے سے ہٹا کر ان کو چبوترہ پر نصب کیا ہے۔ ہمایوں کے مقبرہ میں گنبد کی ہیئت ذرا بھاری تھی تاج محل میں اس کو شلجمی صورت کا بنا کر ثقالت کو رفع کر دیا ہے۔ پچیکاری کی صنعت اکبر کے زمانہ میں بڑی خاصی فروغ پا گئی تھی، جہانگیر کے زمانہ میں اس کو اور ترقی ہوئی اور شاہجہاں کے زمانہ میں کمال کو پہنچ گئی۔ شاہجہاں نے عمارت کی تکمیل کے لئے اہل فن کو دور دور کے ملکوں سے بلایا تھا چنانچہ تاریخ میں ان صاحبان کمال کے نام درج ہیں۔ اس ضمن میں پچیکاری کے کام کے لئے کسی نیپلز یا وینس کے کاریگر کو بھی نوکر رکھ لیا ہو تو تعجب نہیں لیکن یہ ادعا کہ ساری عمارت کسی اطالوی کی بنائی ہوئی ہے ذرا مضحکہ خیز ہے کیونکہ اس وقت کے اطالیہ کے طرز تعمیر کو دیکھئے جو یورپ میں BAROQUE کے نام سے مشہور ہے تو بھونڈے پن اور بد ذوقی کا نقشہ ہماری آنکھوں میں پھر جاتا ہے۔

شاہجہاں کے بعد اورنگ زیب تخت نشین ہوا۔ اس کی ساری زندگی [illegible] مہموں کے طے کرنے میں گزری۔ اس لئے فن تعمیر میں کوئی خاص ترقی نہ ہوئی۔ اورنگ زیب کے بعد اس کی اولاد اور مغلیہ سلطنت کے آخری تاجدار اور زیادہ جھگڑوں اور کشمکش میں مبتلا رہے۔ چنانچہ ان کی کمزوری اور ملک میں بدامنی کی وجہ سے فن میں انحطاط پیدا ہونا شروع ہو گیا اور آخر نوبت یہ پہنچی کہ ہندوستان کے فن تعمیر کا نمونہ فوج کی بارکیں، ڈاک بنگلے اور عدالتوں اور دفتروں کی عمارتیں رہ گئیں۔

حضرات۔ میں اشوک کے زمانے سے لے کر شاہجہاں کے زمانہ تک تقریباً دو ہزار سال کی داستان آپ کو سنا چکا۔ تنقید کرتے وقت حسن و قبح دونوں پر نظر ڈالنی پڑتی ہے۔ لیکن آپ کی قدیم یادگاریں ایسی نہیں کہ آپ دنیا کے دوسرے ممالک کی یادگاروں سے ان کا مقابلہ کرنے میں کسی طرح شرمائیں۔ مثلاً اگر اہل عراق بابل اور نینوا کی جدولی تماثیل پر فخر کرتے ہیں تو آپ بھی سارناتھ اور سانچی کے شیروں اور مہاتماؤں کے مجسموں پر فخر کر سکتے ہیں۔ اگر اطالیہ کے رہنے والوں کو پومپیائی اور سائینا کی قدیم تصاویر پر گھمنڈ ہے تو آپ بھی اجنتا کی نقاشی پر گھمنڈ کر سکتے ہیں۔ اگر اہل مصر کو ابو الہول اور کارنک کے معبد کی عظمت و شکوہ اور جبروتی شان پر ناز ہے تو آپ بھی ایلورہ کے کیلاش کی عظمت و شکوہ اور دہلی منار کی تراشی ہوئی گولائی کی جمالی اور جلالی شان پر لن ترانی کر سکتے ہیں۔ اگر یورپ والے اپنے گوتھک طرز GOTHIE STYLE کے گرجاؤں کے فن تعمیر پر فخر کرتے ہیں تو آپ بھی بادامی اور تنجور کے کلس اور ہلی بید کے دیوؤں کے سرپھنک دروازوں اور ان کی سنگ تراشی پر فخر کر سکتے ہیں۔ اگر اہل ہسپانیہ کو اشبیلیہ و غرناطہ کے محلات کی نفاست اور خوبصورتی پر ناز ہے تو آپ بھی تاج محل اور آگرہ کے مثمن برج کے حسن و جمال پر ناز کر سکتے ہیں۔ مقابلہ کا سلسلہ اسی طرح اور جاری رکھا جا سکتا ہے اور آپ انشاء اللہ کسی ملک کے پیچھے نہ رہیں گے۔

ہاں اتنا یاد رہے کہ ہماری مایۂ ناز یادگاریں ہندوستان کی مختلف النسل قوموں کی متحدہ کوشش کا نتیجہ ہیں۔ آپ ابھی سمجھ سکتے ہیں کہ پچھلے تین چار ہزار برس میں کتنی مختلف قومیں یہاں آئیں اور کس طرح یہاں آباد ہو کر آپس میں شیر و شکر ہو گئیں۔ ہماری تہذیب اور تمدن ایک شاندار درخت ہے جس کے برگ و بار مختلف قوموں کی آبیاری سے نمودار ہوئے ہیں۔ آج کل بدبختی سے فضا بہت خراب ہے اور نفسا نفسی کے جھگڑے چل رہے ہیں۔ مجھے ڈر ہے کہ ہماری محبت اور آشتی سے پروان چڑھا درخت کہیں ان آندھیوں کی نذر ہو کر ریشہ ریشہ نہ ہو جائے اور پھر وہ ریشے نہ لنگوٹی کے کام آئیں اور نہ تہبند کے۔

حضرات ہمارے بادشاہ ذیجاہ حضور نظام اور ان کے وزیر باتدبیر سر اکبر حیدری کو ہندوستان کی قدیم تہذیب کے بچانے اور آئندہ ترقی دینے کا بے حد خیال ہے اور اسی وجہ سے لاکھوں روپیہ مملکت دکن کے قدیم یادگاروں کو محفوظ کرنے کے لئے خرچ کیا گیا ہے۔ یہ یادگاریں بدھ مت سے بھی تعلق رکھتی ہیں اور جین مت سے بھی۔ شیو عقیدے سے بھی اور وشنو عقیدے سے بھی۔ مسلمانوں سے بھی عیسائیوں سے بھی لیکن سب اسی ملک کے فن و کمال اور عقل و دانش کا کارنامہ ہیں۔ اعلیٰ حضرت و اقدس کا خیال ہے کہ جب سیاسی فضا صاف ہو جائے گی تو ملک کی آئندہ ترقی کے لئے یہ قدیم یادگاریں بہت حوصلہ افزا ثابت ہوں گی۔ حال میں مجھے یہ حکم بھی دیا گیا ہے کہ سر جان مارشل کی معیت میں ہندوستان کے قدیم آثار کی ایک جامع تاریخ لکھوں چنانچہ آج کل ہم دونوں اسی کام میں مصروف ہیں۔ دعا فرمائیے کہ یہ کام نیک نیتی سے انجام پا سکے۔

چند تبصرے

ہندوستان میں دیہی قرض

مرتبہ جناب پروفیسر محمد عاقل صاحب ایم اے

تقطیع چھوٹی، ضخامت ۳۰۰ صفحے، کاغذ، کتابت، و طباعت بہتر، قیمت ۱۲ ؎ پتہ:۔ مکتبہ جامعہ دہلی،

ہندوستان کے معاشی مسائل میں کاشتکاروں کے قرضوں کا مسئلہ بہت اہم ہے، اب اس کی جانب کافی توجہ ہونے لگی ہے، پروفیسر محمد عاقل صاحب نے ۱۹۳۹ء میں علی گڑھ کے ایک گاؤں کے قرض کا تفصیلی جائزہ لیا تھا مذکورہ بالا رسالہ ان کی تحقیقات کی رپورٹ ہے، اس میں کاشتکاروں کے قرض کے تمام پہلوؤں، قرض خواہوں کی قسمیں، قرض کے اسباب ان کی شکلیں، اس کی مدتیں، سود کا نرخ اس کے حساب کا طریقہ، ضمانتوں کے اقسام، قرض کے نتائج وغیرہ کے متعلق مع اعداد و شمار معلومات جمع کر دیے ہیں، اور ان کا نقشہ بھی دے دیا ہے، اور ساہوکارہ کمیٹی کی رپورٹ کی روشنی میں اس کے نتائج پر بحث کی ہے، یہ بحث بہت مفید اور پر از معلومات ہے، آخر میں ہندوستان کے ساہوکاری کے نظام اور اس کے اچھے برے پہلوؤں پر تبصرہ ہے، گو کہ یہ ایک گاؤں کے قرض کا جائزہ ہے، لیکن اس ایک مثال سے عام حالات کا کسی قدر اندازہ ہو جاتا ہے۔

معارف اعظم گڑھ جون ۱۹۳۹ء

ہندوستان میں برطانوی حکومت

مصنفہ ڈاکٹر زین العابدین احمد

(صفحات ۱۱۵، قیمت آٹھ آنے، شائع کردہ مکتبہ جامعہ ملیہ اسلامیہ، دہلی)

ہندوستان میں برطانوی حکومت کی بنیادوں کو جوں جوں گہرائی سے دیکھا جاتا ہے اتنا پتہ لگتا جاتا ہے کہ یہ بنیاد معاشی اور تجارتی مفاد پر قائم ہے۔ ہندوستان برطانیہ کے حق میں کچے مال کا ایک گودام اور مصنوعات کے لئے ایک بڑی منڈی ہے۔ شروع ہی سے برطانوی تاجروں نے ہندوستان میں اپنا سرمایہ لگانا شروع کر دیا تھا اور آج یہ سرمایہ کروڑوں روپے تک پہنچتا ہے۔ برطانیہ اس لئے ہندوستان سے اپنا تعلق کبھی قطع نہیں کر سکتا جب تک کہ یہ معاشی تعلق باقی ہے۔ ہندستان کے لوگ جوں جوں باخبر ہوتے جائیں گے اور ملک میں اپنی مصنوعات بننے لگیں گی اتنا ہی غیر ملکی مفاد کو نقصان پہنچے گا۔ اس لئے آزادی کی جنگ ایک طرح معاشی ہے اور اگر دیکھا جائے تو ہندوستان کے بہت سے اہم مسئلے برطانیہ کے اسی معاشی اقتدار میں منہ چھپائے ہوئے ہیں۔ ڈاکٹر زین العابدین احمد نے برطانوی حکومت کے بعض معاشی پہلوؤں پر خاصی روشنی ڈالی ہے اور ان مسئلوں کو سمجھایا ہے جن سے آج برطانوی سامراج قائم ہے۔

اردو اپریل ۱۹۳۹ء

مضامین محمد علی

مرتبہ محمد سرور صاحب پروفیسر جامعہ

مولانا محمد علی مرحوم کے ان مضامین کا مجموعہ ہے جو ہمدرد میں ۱۹۱۳ء سے ۱۹۲۶ء تک مرحوم کے قلم سے شائع ہوئے تھے۔ اس مجموعہ میں ۵۰ مقالے ہیں جو مذہبی و سیاسی، ملی، و معاشرتی، اجتماعی و شخصی عنوانات پر مشتمل ہیں۔

کاغذ و طباعت وغیرہ عمدہ

قیمت مجلد عہ/

محمد علی جناح

اس کتاب میں جیسا کہ نام سے معلوم ہوتا ہے محمد علی جناح کی زندگی کے حالات ہیں۔ اس کے پہلے حصہ میں ان حالات کا تذکرہ کیا گیا ہے جو غلامانہ ذہنیت و محکومانہ تخیل کو بدلنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ دوسرے حصہ میں مسلم لیگ کا وجود، فخر قوم محمد علی جناح اور مسلم لیگ کی ان تمام سرگرمیوں کا تذکرہ ہے جو ۱۹۳۸ء تک جاری رہیں۔

قیمت عمر

اعلان

اردو اکاڈمی جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی نے ذیل کے ہر مضمون پر مبلغ دو سو روپے انعام دینا تجویز کیا ہے۔ جن صاحب کا مقالہ سب سے بہتر ہوگا انہیں مذکورہ بالا انعام دیا جائے گا۔ اکاڈمی کا فیصلہ ناطق ہوگا۔ اس کے علاوہ اکاڈمی منتخب مقالہ جات کے حقوق اشاعت اپنے ذمہ رکھے گی۔ مقالہ میں تقریباً پچاس ہزار الفاظ ہونے چاہییں اور تمام مقالے سکریٹری اردو اکاڈمی کے پاس ۱۵ دسمبر تک پہنچ جانے چاہییں۔ جو صاحب اس مقالہ نویسی میں شرکت پسند کریں وہ پہلے اپنے مضمون کے انتخاب سے سکریٹری کو مطلع کر دیں۔

از طرف
سکریٹری اردو اکاڈمی
جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی

فہرست مضامین

اشتراکیت	بحیرۂ روم کی سیاست
فاشزم	بحر الکاہل کی سیاست
نازی ازم	امریکہ اور سیاست عالم
سامراج	وسطی یورپ کی سیاست
وطنیت	نوآبادیوں کی تقسیم
سرمایہ داری	ممالک اسلامی کی سیاست

دیوان غالب جدید (المعروف بہ نسخۂ حمیدیہ)

مرتبہ

جناب مفتی محمد انوار الحق صاحب ڈائرکٹر سررشتۂ تعلیم بھوپال

غالب کا گمشدہ دیوان

ادب اردو کا بہترین سرمایہ

مرزا غالب مرحوم کے اردو دیوان کا یہ قلمی نسخہ سو برس کے بعد ملک کے سامنے آیا ہے۔ اس میں ان کے وہ شہ پارے ہیں جنہیں انھوں نے بادل ناخواستہ حذف کر دیا تھا۔

غالب کے انتقال کے پچاس سال بعد پندرہ برس کی عمر سے پچیس برس کی عمر تک کا ابتدائی کلام طبع ہو کر ارباب ذوق کے سامنے جلوہ افگن ہے جو انھوں نے اپنے ہم چشموں کی تنگ نظری سے مجبور ہو کر خود الگ کر دیا تھا۔

غالب کے جس دیوان کو معدوم سمجھا جاتا تھا اتفاق سے وہ بجنسہ مکمل حالت میں مل گیا۔ اس نایاب نسخہ کے تحفظ کا شرف کتب خانہ حمیدیہ کو حاصل ہوا جس نے اسے شائع کر کے ادبیات اردو میں ایک بیش بہا اضافہ کیا ہے۔

قیمت مجلد عہ غیر مجلد للعہ

مکتبہ جامعہ۔ دہلی۔ نئی دہلی۔ لاہور۔ لکھنؤ۔ بمبئی

پرانی کتابوں کے نئے ایڈیشن

	قیمت
ہندوستان میں برطانوی حکومت	۱ر
ہندوستان میں زراعت کا مسئلہ	۳ر
دیہی صنعتیں	۳ر
روح تہذیب	۵ر
انتخاب سودا	۸ر
دنیا کے بچے	۵ر
دہلی	۳ر
قوم پرست طالب علم	۱۲ر
سرکار کا دربار	۸ر
ارکان اسلام	۱۲ر
اچھی باتیں	۳ر
عقائد اسلام	۱۲ر
نبیوں کے قصے	۱۵ر

چند نئی کتابیں

	قیمت
مناظر قدرت حصہ اول	عہ
" دوم	عہ
مفلوں کا معجزہ	۸ر
کایا پلٹ	۲ر
دو بھائی	۳ر
نامورانِ اسلام	عہ

زیر طبع کتابیں

تاریخ عالم حصہ اول
مبادی سیاسیات
انقلاب فرانس جدید ایڈیشن
مضامین رشید
مضامین بجنوری
مضامین محمد علی جلد دوم
اورنگ زیب عالمگیر جدید ایڈیشن
تاریخ القرآن جدید ایڈیشن
حیات حافظ جدید ایڈیشن

نئی تعلیم

ہندوستانی تعلیمی سنگھ کا ماہوار پرچہ ہے۔ اس میں تعلیم اور بنیادی دستکاری پر اچھے اچھے مضامین شائع ہوتے ہیں۔ سالانہ چندہ صرف ایک روپیہ ہے (عہ)

پتہ
قرول باغ۔ نئی دہلی

ایجنسی کی کتابیں

ہدیہ نسواں: مستورات رؤف بیگم صاحبہ کے مضامین اور افسانوں کا مجموعہ۔ تمام افسانے اور مضامین اصلاح و معاشرت، تربیت و اخلاق، حفظ صحت اولاد و اشاعت تعلیم جیسے ضروری مباحث پر ہیں۔ قیمت عہ

نظم آزاد: مولانا محمد حسین آزاد کی مشہور قومی نظموں اور مثنویوں کا مجموعہ جو حسن و عشق کی قید سے آزاد ہیں۔ قیمت ۸ر

دیوان ذوق: اس کتاب کی ترتیب و تالیف سے مولانا آزاد نے ادب اردو کی بیش بہا خدمت انجام دی ہیں اور اپنے استاد کے کلام کو گمنامی سے بچالیا ہے۔ دیوان کے شروع میں ایک مختصر دیباچہ بھی ہے۔ عگر

طالب علم کی زندگی	قیمت	۱۲ر
دربار چہ	″	۶ر
دیوان مجروح	″	۱۲ر
گیتانجلی	″	عہ

غنچۂ حکمت قیمت ۴ر

تذکرہ علماء: ہندوستان کے چالیس مشاہیر علماء کا تذکرہ جو اپنے اپنے وقت میں ممتاز عالم تھے۔ قیمت ۵ر

رسائل سپاک و نماک: پارسیوں کی ایک مقدس کتاب کے مضامین آزاد مرحوم کے قلم سے قیمت ۱۰ر

فاروپیارہ قیمت ۴ر

قند پارسی: اگر آپ فارسی بولنی چاہیں تو اس کو ایک دفعہ دیکھ لیجئے آپ ٹکسالی فارسی بولنے لگیں گے قیمت ۱۰ر

آسمانی دولہا قیمت ۱۲ر

لغت آزاد: اردو کے تمام الفاظ ان کے سامنے ان کی بامحاورہ فارسی۔ طالب علموں اور مدرسوں کے لئے نایاب تحفہ ہے۔ قیمت ۱۲ر

آموزگار پارسی: اس میں گفتگو کے ذریعے آداب نشست و برخاست و خلق فارسی سمجھایا اور زندگی اس کوزے میں بند کردی ہے اور کوئی موقع یا محل ایسا نہیں جو انسان کو پیش آسکے اور اس کا ذکر اس کتاب میں نہ ہو۔ قیمت ۱۲ر

ڈرامہ اکبر: اس ڈرامے میں جہانگیر اور نورجہاں کے حسن کے چرچے اور حسن و عشق کے سوز و ساز عجیب انداز میں لکھے گئے ہیں۔ قیمت ۱۲ر

کائنات عرب	قیمت	۶ر
فلسفہ حیات	″	عہ
بچوں کا تحفہ کمل	″	۱۰ر
ناموس اسلام	″	۱۲ر

خمکدۂ آزاد: آزاد مرحوم کے غزلیات اور منظومات وغیرہ کا مجموعہ۔ قیمت ۱۲ر

آب حیات: اردو شاعری کا دلچسپ افسانہ اور اساتذہ اردو کا دلکش تذکرہ از مولانا محمد حسین آزاد مرحوم۔ قیمت ے

نگارستان پارس: رودگی سے قزالیین و قتیل تک مشاہیر پارسی شعراء کا تذکرہ اور ان کا منتخب کلام۔ از مولانا آزاد مرحوم۔ قیمت تین روپے ہے

نیرنگ خیال: دنیا کی ابتدائی حالت، سچ اور جھوٹ کا رزم نامہ، شہرت عام اور بقائے دوام وغیرہ پر نازک خیالات، زبان ادب کا بہترین نمونہ۔ از مولانا آزاد مرحوم۔ قیمت حصہ اول ۱۲ر حصہ دوم ۱۲ر

دربار چہ: مولانا محمد حسین آزاد مرحوم کی مشہور تصنیف دربار اکبری کا مقدمہ علیحدہ اور خوب صورت چھپا ہے۔ قیمت صرف ۶ر

نصیحت کا کرن پھول: ایک سچا اور پر تاثیر افسانہ از مولانا آزاد مرحوم۔ قیمت ۸ر

دیوان مجروح: حضرت غالب مرحوم کے شاگرد رشید حضرت مجروح کا دیوان طباعت وغیرہ نفیس۔ قیمت ۱۲ر

نیرنگ: یہ محترمہ ایس آر کے صاحبہ کے ان مختلف دلچسپ ادبی مقالات اور ایک ڈرامے کا مجموعہ ہے جو اکثر زنانہ رسالہ میں شائع ہو کر داد تحسین وصول کر چکے ہیں۔ قیمت صرف ۱۲ر

آئینہ معرفت: اردو شاعری اور تصوف پر ایک تنقیدی و تحقیقی تصنیف۔ مصنفہ اعجاز حسین صاحب قیمت دو روپے۔ عگر

تمدن عتیق: از ابوظفر و عطا الرحمن صاحبان۔ اس کتاب میں مؤلفین نے تواریخ اور سنین کی رعایت کے بغیر ارتقاء تمدن کے مدارج کو کامیابی کے ساتھ پیش کیا ہے۔ قیمت مجلد باتصویر ۱۲ر

مصطفےٰ کمال پاشا: لڑکوں کے لئے مصطفےٰ کمال پاشا کی مختصر سوانح عمری جس میں موصوف کے حالات کو نہایت سبق آموز پیرایہ میں لکھا گیا ہے۔ قیمت عہ

بہترین اردو اٹلس

مرتبہ سید شرف الدین صاحب قادری ایم اے بی ٹی سررشتہ تعلیمات سرکار عالی موصوف نے بہت محنت اور کوشش سے یہ اٹلس تیار کئے ہیں ان کی مقبولیت کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ ہندوستان کے مختلف حصوں میں داخل نصاب ہیں۔

کاغذ طباعت وغیرہ بہترین

۱۔ تاریخی اٹلس ۶ر

۲۔ جدید اٹلس ۱۲ر

۳۔ ہندوستان اٹلس ۶ر

مکتبہ جامعہ دہلی

جغرافیہ دنیا

سید شرف الدین صاحب قادری کی تالیف ہے جو جماعت وسطانیہ کے لئے لکھی گئی ہے۔

جغرافیہ جیسے روکھے پھیکے اور خشک مضمون کی تعلیم کو موثر اور کامیاب بنانے کا بہترین ذریعہ یہ ہے کہ واقعات عالم کے پہلو بہ پہلو نقشے اور دلکش تصویریں پیش کی جائیں جو تفریح طبع کا سامان مہیا کرنے کے علاوہ طلباء کی ترقی معلومات میں کلی طور پر مد و معاون ثابت ہوسکیں۔ چنانچہ اس مسلمہ اصول کے مدنظر مؤلف نے متعدد نفیس اور رنگین نقشے اور بیسیوں نایاب عکسی تصویریں موزونیت کے لحاظ سے اس کتاب میں شامل کردی ہیں۔

اپنی خوبیوں کی وجہ سے مختلف صوبوں میں یہ کتاب داخل نصاب ہے۔

قیمت ۱۰ر